سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

جواب: ترجمہ: اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

مفہوم: جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان اطمینان کے ساتھ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے قائل ہو سکیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ کفر کے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کا ایمان اور مذہب دونوں خطرے سے دوچار ہوئے۔ اسی لئے کفر کو فتنہ قرار دے کر اس کی مکمل سرکوبی کا حکم دیا گیا تا کہ کفر کا فتنہ و فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور اکیلے خدا کا حکم چلے اور دین حق مکمل طور پر غالب ہو جائے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ (ج)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۴۵ تا ۴۸)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا
اے	ایمان والے	جب	تمہارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو

وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	
اور یاد کرو	اللہ	بکثرت	تاکہ تم	فلاح پاؤ	

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ مراد حاصل کرو۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَاَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَلَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا
اور اطاعت کرو	اللہ	اور اسکا رسول	اور آپس میں جھگڑا نہ کرو	پس بزدل ہو جاؤ گے
وَتَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور جاتی رہے گی	تمہاری ہوا	اور صبر کرو	بیشک	اللہ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ				
صبر کرنے والے ساتھ				

اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا
اور نہ ہو جانا	ان کی طرح	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے

وَّرِئَآءَ	النَّاسِ	وَيَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ
اور دکھاوا	لوگ	اور روکتے	سے	راستہ
اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطٌ
اللہ	اور اللہ	سے جو	وہ کرتے ہیں	احاطہ کئے ہوئے

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾

وَاِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	وَقَالَ
اور جب	خوشنما کر دیا	اُن کیلئے	شیطان	اُن کے کام	اور کہا
لَا غَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ	النَّاسِ	وَاِنِّيْ
کوئی غالب نہیں	تمہارے لئے (تم پر)	آج	سے	لوگ	اور بیشک میں
جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ
رفیق	تمہارا	پھر جب	آمنے سامنے	دونوں لشکر	اُلٹا پھر گیا وہ
عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَقَالَ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكُمْ
پر	اپنی ایڑیاں	اور بولا	بیشک میں	جدا، لاتعلق	تم سے

اِنِّيْۤ	اَرٰى	مَا	لَا تَرَوْنَ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ
میں بیشک	دیکھتا ہوں	جو	تم نہیں دیکھتے	میں بیشک	ڈرتا ہوں
اللّٰهَ	وَاللّٰهُ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ		
اللہ	اور اللہ	سخت	عذاب		

اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں کوئی تم پر غالب نہ ہو گا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔ اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

فَاثْبُتُوْا	تو ثابت قدم رہو۔
فَتَفْشَلُوْا	پس تم ہمت ہار جاؤ گے۔
بَطَرًا	اتراتے ہوئے۔
جَارٌ	معاون و حمایتی۔
تَرَآءَتْ	آمنے سامنے ہوئے۔
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ	وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1 : کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا (۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا

(۳) اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔ (۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔

(۵) ہمت نہ ہارنا۔ (۶) پیٹھ نہ پھیرنا۔

سوال نمبر2: غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردِ عمل کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر میں شیطان کا ردِ عمل:

شیطان نے کفار مکہ کو جنگ بدر میں یہ کہا کہ آج کے دِن میں تمہارے ساتھ ہوں اِس لئے آج تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جب دونوں فوجیں یعنی حق و باطل آمنے سامنے ہوئے تو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوتے دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے اِس لئے مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر لگ رہا ہے اور میدانِ جنگ سے بھاگ گیا۔

سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

(ب) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

(ج) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔

جواب: (الف) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ترجمہ: مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ مراد حاصل کرو۔

مفہوم: کفار کے ساتھ مقابلہ کی صورت میں مسلمانوں کو جرات اور جوانمردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ کامیابی انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو تکالیف اور مصائب کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔ اللہ کے ذکر ہی دراصل دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جو جہاد کے لئے سب سے بڑے ہتھیار کے طور پر جمع کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا جہاد کے دوران یہی (ثابت قدم اور اللہ کا ذکر) سب سے بڑا ہتھیار تھا۔

(ب) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

ترجمہ: اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

مفہوم: اس آیت میں مذکور ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت کریں آپس میں جھگڑے کی بجائے قوت برداشت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کریں۔ تو یقیناً کامیابی اور کامرانی ان کا مقدر رہے گی کیونکہ اللہ کی تائید و نصرت صرف انہی کے حصے میں آتی ہے جو اطاعت امیر کے ساتھ ساتھ مکمل اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(ج) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

مفہوم: ابوجہل کی قیادت میں لشکر کفار بڑی دھوم دھام اور خود تکبر کے ساتھ مکہ سے نکلا تھا تا کہ مسلمان ان کے رعب میں آ جائیں اور دیگر قبائل پر بھی ان کا دبدبہ بیٹھ جائے۔ لیکن اللہ کی قدرت کے ان کا غرور خاک میں مل گیا اور انہیں عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اسی لئے مسلمانوں کو خاص طور تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ کفار کی طرح خود تکبر اور خود نمائش نہ کریں کیونکہ ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔